(۱)

اسلامیات

Date: 10/08/2025

Raza-Ur-Rehman (Batch # OBRWP73)

Sun Mon Tue Wed Thu Fri Sat

دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو کون کون سے مسائل کا سامنا ہے؟
اسلامی تعلیمات کی نظر میں انکا حل بتائیں۔

عالم اسلام کے مسائل دورِ حاضر میں :-
اور اسلامی تعلیمات کی نظر میں انکے حل :

دینِ اسلام پچاس سے زائد آزاد اسلامی ممالک پر مشتمل ہے جن کی آبادی تقریباً سوا ارب ہے گویا کہ دنیا کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہے۔ مسلمان دنیا کے تمام براعظموں میں آباد ہیں۔ اسلامی ممالک کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیش بہا وسائل ہیں۔ وہ بہترین افرادی قوت کے مالک ہیں جن کے پاس علم و ذہنی سرمایا کی کمی نہیں ہے۔ اسلامی دنیا زرعی پیداوار، قیمتی معدنیات اور معاشی دولت سے مالا مال ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے دنیا کے اہم ترین علاقے ان کے پاس ہیں۔ وہ دنیا کے انتہائی اہم زمینی، سمندری اور ہوائی راستوں کے مالک ہیں۔ اس طرح عالم اسلام کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ اور ہر لحاظ سے خود کفیل ہے۔ ان سب وسائل کے باوجود اسلامی دنیا میں اتحاد، منصوبہ بندی اور تعاون کی کمی ہے۔ وہ اپنے وسائل کو نہ تو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قابل ہیں نہ ہی موجودہ دنیا اور جدید دور میں کوئی موثر اور اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ متعدد مسائل اور مشکلات سے دوچار ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

اہم مسائل :-

(۱)۔ ملی تشخص اور اتحادِ امت کا مسئلہ :-

امت مسلمہ برسوں کی بیرونی/مغربی غلامی سے اپنا ملی تشخص کھو چکی ہے۔ احساسِ کمتری میں مبتلا ہو گئی ہے اور اسلام

کی فوقیت اور حقانیت پر ایمان کمزور ہو گیا ہے۔ پچھلی صدی میں گو مسلمان ممالک نے ایک ایک کر کے مغربی سامراج سے سیاسی آزادی تو حاصل کر لی لیکن ذہنی غلامی میں تاحال مبتلا ہیں۔ خاص طور پر مسلمانوں کا حکمران طبقہ منافقت کا شکار ہے۔ یہ طبقہ زبانی طور پر تو اسلامی نظام کی رٹ لگاتا ہے لیکن ذہنی طور پر اسلام کی فوقیت اور حقانیت کا قائل نہیں بلکہ اسلام سے فرار کی راہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ مغربی آقاؤں کے اشارے پر یہ طبقہ امت مسلمہ میں پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو "Divide and Rule" کے اصول پر کاربند ہے اور اس طرح امت مسلمہ پر قسم کے لسانی، نسلی، علاقائی اور طبقاتی امتیازات پیدا کر کے عالم اسلام کو کمزور کر رہا ہے۔

حل:-

اول تو مسلمان ممالک میں اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے اور اسلام کو ایک غالب قوت کے طور پر عملاً نافذ کیا جائے۔ مغرب سے مرعوب ہونا اور ان کی اندھا دھند تقلید ترک کر دی جائے۔ عربی زبان کا ایک مشہور مقولہ ہے۔

"خذ ما صفا ودع ما کدر"

یعنی صاف ستھری چیزوں کو لو اور گندی چیزوں کو ترک کرو۔

لہٰذا اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اہل یورپ کی فحاشی عریانی اور بے حیائی کی عادات و اطوار اور ملحدانہ تعلیمات سے تو کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے مگر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں نہ صرف ان

کی پیروی بلکہ ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیے جیسا کہ پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر کے عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کر دیا کیونکہ موجودہ دور میں اس کے بغیر کوئی قوم اپنا دفاع نہیں کر سکتی ہے۔

رسول ﷺ کا ارشاد ہے :-

"حکمت مومن میں گم شدہ چیز ہے جہاں سے بھی ملے وہ اس لے لے کیونکہ وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔"

(2). معاشی مسائل :-

عالم اسلام کے بڑے بڑے مسائل میں معاشی پسماندگی، سائنس اور ٹیکنالوجی میں مغرب کی محتاجی، غربت، بے روزگاری، تجارتی بدحالی، باہمی معاشرتی عدم تعاون وغیرہ شامل ہیں۔

ہمارے اقتصادی مسائل اور معاشی مشکلات کی ابتدا اس وقت ہوئی جب ہم نے غیروں کے معاشی نظام کو اپنایا۔ مسلمان اپنے عروج میں اسلام کے معاشی نظام پر عمل پیرا تھے اور اس کی برکات و ثمرات سے مالامال تھے۔ زکوٰۃ وعشر کا نظام اجتماعی لحاظ سے نافذ تھا۔ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے کے بجائے پورے معاشرے میں گردش کرتی تھی۔ معاشرہ عدل، احسان، تعاون اور خیر خواہی پر قائم تھا اور مسلمان طبقے میں معاشی خوشحالی کا دور تھا لیکن جب عالم اسلام غیروں کا غلام اور محکوم بن گیا اور مغربی ممالک نے اسلامی ممالک پر سیاسی غلبہ حاصل کر لیا تو انہوں نے سرمایہ داری اور جاگیرداری کے نظام کو رائج کیا جس کی بنیاد سود اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ بعض اسلامی ممالک پر اشتراکیت نے غلبہ پا لیا اور معاشی وسائل پر حکمران طبقے نے قبضہ کر لیا۔

چنانچہ ان دونوں نظاموں نے عالم اسلام میں نہ صرف معاشی مسائل پیدا کیے بلکہ مرحلہ وار اضافہ کا باعث بنے۔

حل:- ہمارے معاشی مسائل کا حل اسلامی معاشی نظام رائج کرنے میں ہے۔ پھر جدید ٹیکنالوجی اور جدید سائنس کے طریقوں کو اپنانا ہے کیونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کسی قوم کی میراث نہیں ہے بلکہ یہ پوری انسانیت کی مشترکہ میراث ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی ممالک کو باہم معاشی تعاون اور اشتراک سے کام لینا چاہئے جس کی مثالیں اسلامی بین الاقوامی بینک اور اسلامی مشترکہ منڈی وغیرہ ہیں۔ اسکے علاوہ پیداوار میں اضافہ، صنعتوں کے قیام اور برآمدات میں اضافہ بیروزگاری اور غربت کا حل ہے۔

الغرض عالم اسلام کو اپنے وسائل کا زمانہ حال میں بہترین استعمال کرنا چاہئے۔

بقول علامہ اقبال

وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

(ج). سیاسی مسائل:-

سیاسی لحاظ سے عالم اسلام دو قسم کی مشکلات سے دوچار ہے۔ اولاً عالم اسلام مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہے۔ اسلامی ممالک میں وحدت، یکجہتی اور اتحاد کا فقدان ہے اور وہ بوقت ضرورت کوئی متفقہ لائحہ عمل اور مضبوط موقف اختیار کرنے سے قاصر ہے

پہلی جنگ عظیم تک عالم اسلامی ایک سیاسی وحدت تھا۔ خلافت عثمانیہ کے نام سے مسلمانوں کی ایک وسیع اور عظیم مملکت موجود تھی جس میں ترکی، مصر، مشرقی وسطیٰ اور افریقہ کے مسلم ممالک شامل تھے۔ جنگ عظیم کے بعد خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کر کے اسے متعدد خودمختار ریاستوں میں تقسیم اور کمزور کر دیا گیا۔ آج پچاس سے زائد اسلامی ممالک ہیں لیکن ان میں اتحاد اور یگانگت مفقود ہے۔ سابق سوویت یونین کے خاتمے کے بعد پورا عالم اسلام کسی نہ کسی طرح مغرب اور امریکہ کی مخالفت اور دہشت گردی کا شکار رہا ہے۔

دوسری طرف ہر اسلامی ملک میں غیر اسلامی نظام رائج ہیں۔ عوام الناس کو بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ عوام کو امور مملکت میں کوئی دخل حاصل نہیں۔ حکمرانوں کی جڑیں عوام میں نہیں۔ حکمران اور رعایا میں دوری اور بیگانگی ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے کہ مایوسی اور ناامیدی کی کوئی بات نہیں اگر ملت اسلامی کاہلی اور سستی چھوڑ دے تو مستقبل روشن بنایا جا سکتا ہے۔

نا امید نہ ہو ان سے اے رہبر فرزانہ
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

حل:۔

ان مسائل کا حل اسلام کے سیاسی تعلیمات کے نفاذ میں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کا اخوت، مساوات اور عدل و احسان اور شورائیت پر مبنی سیاسی نظام قائم کیا جائے۔ عوام میں سیاسی شعور پیدا کیا جائے۔ انہیں امور مملکت میں پوری طرح

شریک کیا جائے تاکہ بڑی طاقتوں کو مداخلت کا موقع نہ مل سکے۔

علاوہ ازیں عالمِ اسلام کا اتحاد اور یکجہتی وقت کی ضرورت ہے۔ عالمگیر اسلامی اخوت کو رواج دیا جائے۔ مسلمان ممالک کی دولت مشترکہ قائم کی جائے۔ جہاں مسلمان اپنے مسائل اور اختلافات خود حل کر سکیں۔ موتمر عالمِ اسلامی، عرب لیگ اور او آئی سی جیسی عالمی تنظیموں کو مزید مضبوط بنا کر ایک موثر اسلامی بلاک معرضِ وجود میں لایا جائے تاکہ بقول حکیم الامت رح

ع

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

نوٹ:-